”کتب فروش ابن صفی کی کتابوں کو کرنسی نوٹ کہتے تھے“

پاکستان میں مقیم ابن صفی کے صاحبزادے اور 'اے. ای. ڈیزائن' کے ٹیکنیکل ڈائریکٹر **احمد صفی** نے 'دی سنڈے انڈین' کے **تنویر احمد** سے اپنے والد اور ان کے ناولوں سے متعلق نہ صرف تفصیلی گفتگو کی بلکہ کچھ نا شنیدہ اور نادیدہ پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا۔ قارئین کی دلچسپی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہاں چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں...

سب سے پہلے آپ ابن صفی کی شخصیت اور ان کے ناولوں کے کچھ نمایاں پہلوؤں کی طرف اشارہ کریں۔

ان کی شخصیت پر اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ کوئی پہلو اب ان کے چاہنے والوں سے پوشیدہ نہیں رہا۔ البتہ کچھ عرصے سے ان کے ناولوں پر ہونے والی تحقیق نے نہ صرف ان کی تحریروں کے پوشیدہ گوشوں کو منظر عام پر لایا ہے بلکہ ان کی شخصیت کے کچھ ایسے گوشوں کو بھی بے نقاب کیا ہے جن سے آج کا نقاد صرف نظر نہیں کر سکتا۔

ان کے ناولوں نے معاشرے پر کیا اثرات مرتب کئے؟

جب انہوں نے جاسوسی ناول لکھنا شروع کیا تو اردو اور ہندی ادب میں باہر سے درآمد شدہ مخرب اخلاق مواد کی بھرمار تھی۔ انہوں نے ایک مشن کے تحت صاف ستھرے اور دلچسپ ناول لکھنے شروع کئے۔ اس طرح غلط لٹریچر کا راستہ رکا اور قاری کو ایک اچھا متبادل میسر ہوا۔ ان ناولوں نے عمومی اخلاقی تربیت اور قانون کے احترام کا سبق بھی دیا۔ آج بھی ان کے پڑھنے والے اپنی شخصیتوں کی تربیت میں ان کے کردار پر شکر گزار نظر آتے ہیں اور مختلف مواقع پر اس کا ذکر برملا کرتے پائے جاتے ہیں۔

کئی لوگوں نے ان کے نام سے فرضی ناول بھی لکھے ہیں۔ کیا آپ ان کی کچھ تفصیل دینا چاہیں گے؟

1961 سے 1963 تک ابن صفی صاحب فراش رہے۔ اس دوران میں بہت سے جعلی مصنفین نے ان کے کرداروں پر طبع آزمائی کی۔ اس میں جو فرضی نام سامنے آئے ان میں این صفی، ابّن صفی، نجمہ صفی اور نغمہ صفی جیسے بہت سے نام تھے۔ اس کے بارے میں ابن صفی صاحب نے اپنے ایک پیشرس (اداریے) میں لکھا کہ ”کوئی بھی جاسوسی ناول نگاری کر سکتا ہے مگر کامیابی کے لئے ولدیت کے خانے میں میرے باپ کا نام لکھنا پڑے گا“۔ واضح رہے کہ ان کے والد کا نام صفی اللہ تھا۔

ابن صفی کے ناولوں کا مختلف زبانوں میں ترجمے کا کام کس کے زیر نگرانی چل رہا ہے؟ اس کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

2010 سے ابن صفی کے ناولوں کے تراجم انگریزی اور ہندی میں ایک بار پھر عوام کے سامنے آئے ہیں۔ عمران سیریز کے تراجم کا بیڑہ رینڈم ہاؤز انڈیا نے اٹھایا اور اس کے تحت دو ناول شائع ہو چکے ہیں جن کا ترجمہ بلال تنویر نے کیا تھا اور اب دو مزید ناول جلد ہی منظر عام پر آنے والے ہیں جن کو تیمور شاہد نے ترجمہ کیا ہے۔ اسی طرح جاسوسی دنیا کے ناولوں کو بلافٹ پبلیکیشنز والے ویسٹ لینڈ ٹاٹا والوں کے تعاون سے شائع کر رہے ہیں۔ اس کے تحت چار ناولوں کا ترجمہ اردو کے مشہور ادیب، شاعر اور نقاد جناب شمس الرحمٰن فاروقی صاحب نے کیا ہے۔ ہندی تراجم ہارپر کولنز، انڈیا سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان تراجم کے معیار اور صحت کی ذمہ داری باقاعدہ معاہدے کے تحت اسرار پبلیکیشنز کی ہے۔ اس کے نمائندہ کے طور پر میں خود بھی اس کی پروف ریڈنگ اور تصحیح کے کام میں مدد دیتا ہوں۔

> ”فریدی کی لنکن اور کیڈیلک کاروں اور عمران کی ٹو سیٹرز کار اور دیگر کاروں پر سیر حاصل تبصرہ کرنے والا مصنف خود کار چلانا نہیں جانتا تھا۔“

ابن صفی کے ادبی بائیکاٹ کو آپ کس نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں؟

بائیکاٹ کا مطلب تو یہ ہے کہ عوام الناس کسی عمل یا شخص سے میل ملاقات پر از خود پابندی عائد کر لیں۔ لیکن ابن صفی کا ادب تو ہر دور میں اور ہر مقام پر پڑھا گیا۔ اگر کسی نے اسے اہمیت نہ دی اور اسے درخور اعتنا نہ سمجھا تو وہ ادب کے چند 'ٹھیکے دار' تھے اور اب بھی ہیں۔ ان ادب کے 'بڑوں' سے لوگوں کو عموماً انعامات یا اعزازات کی توقع ہوتی ہے مگر ابن صفی صاحب نے ہمیشہ یہی کہا کہ ان کو اپنے جیسے کسی انسان سے کسی انعام و اکرام یا اعزاز کی طلب نہیں تھی۔ انہوں نے ہمیشہ اس بات کو بڑا اعزاز سمجھا کہ کتب فروش ان کی کتابوں کو کرنسی نوٹ کہتے تھے کیوں کہ ان ناولوں کو آتے ہی قارئین خرید لے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ان کے لئے باعث اعزاز تھی کہ بہت سے لوگ یہ کہتے سنائی دیتے تھے اور دیتے ہیں کہ انہوں نے اردو زبان صرف ابن صفی کے ناول پڑھنے کے لئے سیکھی۔

کیا ابن صفی کے سبھی ناول کسی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں؟

ایسی بہت سی ویب سائٹس ہیں جہاں ابن صفی کے تمام ناول پی ڈی ایف فارمیٹ میں ہیں۔ یہ سارے غیر قانونی ہیں کیونکہ ان سے کاپی رائٹس کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ البتہ ایک ادارے سے قانونی معاہدے کا سلسلہ چل رہا ہے جو ان ناولوں کو باقاعدہ رائلٹی کے ساتھ اپنی سائٹ پر اور مختلف موبائل فون فارمیٹ میں بھی لانچ کریں گے۔

کیا ابن صفی پر ہونے والے تحقیقی کاموں پر آپ کی نگاہ ہے؟ ابن صفی سے متعلق لانچ کی گئی ویب سائٹ ابن صفی ڈاٹ انفو میں مستقبل میں کس طرح کے اضافوں کا منصوبہ ہے؟

ابن صفی پر ہونے والے تحقیقی کام کچھ ہندوستان میں ہوئے ہیں جن کے بارے میں مکمل اطلاع ہم تک نہیں پہنچ پائی ہے۔ لیکن ان میں پی ایچ ڈی اور ایم فل کے مقالے شامل ہیں۔ پاکستان میں خورشید وٹو صاحب کے مقالہ 'ابن صفی: شخصیت اور فن' پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے انہیں ایم فل کی ڈگری تفویض کی۔ حال ہی میں نامور اسکالر اور علامہ اقبال کے محقق، خرم علی شفیق صاحب نے تین جلدوں پر مشتمل تحقیقاتی کام شروع کیا جن میں سے پہلی جلد 'سائیکو مینشن' کے نام سے منظر عام پر آ چکی ہے اور عنقریب دوسری جلد 'رانا پیلس' کے نام سے اشاعت پذیر ہوگی۔ اس تحقیق میں خرم شفیق صاحب نے ابن صفی کو ایک جمہوری ادیب ثابت کیا ہے اور ابن صفی کے اس دعوے کی تصدیق کی ہے کہ انہوں نے حیات اور کائنات کے تمام اہم مسائل پر اپنی جاسوسی ناولوں میں قلم اٹھایا ہے۔ ibnesafi.info ابن صفی کی آفیشیل ویب سائٹ ہے جو محمد حنیف صاحب کویت سے چلا رہے ہیں۔ ابن صفی پر اس سے زیادہ مستند اور کوئی سائٹ نہیں۔ اس میں مسلسل اضافے ہوتے رہتے ہیں جن کی اطلاع رجسٹرڈ پرستاروں تک پہنچائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ راشد اشرف بھی، جو ابن صفی پر مسلسل تحقیق کا کام کرتے ہیں، ایک ویب سائٹ wadi-e-urdu.com کے نام سے چلاتے ہیں۔

ابن صفی کو اپنے ناولوں میں کون سا ناول اور کردار سب سے زیادہ عزیز تھا؟

ان کے لئے ان کے کردار ان کے بچوں ہی کے مانند تھے اور والدین کو اولاد ایک ہی طرح پیاری ہوا کرتی ہے۔ البتہ کچھ انٹرویوز میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ فریدی ان کی ایک خواہش ہے۔ انہوں نے یہ بھی کبھی نہیں کہا کہ ان کو اپنا کوئی ناول یا سلسلہ دوسرے ناولوں کے مقابلے میں کم یا زیادہ پسند ہے۔ اس معاملے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے کہ ایک مصنف کی تخلیقات اس کے لئے معنوی اولاد کی حیثیت رکھتی ہیں اور اولاد میں تخصیص نہیں کی جاتی۔

کچھ لوگ ان کی کہانیوں کے مستعار ہونے کی بات کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟

ابن صفی صاحب نے اپنے مضمون 'میں نے لکھنا کیسے شروع کیا' (عالمی ڈائجسٹ، 1972) میں اس معاملے پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں—

"... جاسوسی ناول میرے لئے بالکل نئی چیز تھی لہٰذا پہلی بار مجھے بھی انگریزی ہی کے دامن میں پناہ لینی پڑی تھی۔ میرا پہلا ناول 'دلیر مجرم' وکٹر گن کے ناول 'آئرن سائڈز لون ہینڈ' سے ماخوذ تھا۔ فریدی اور حمید میری اپنی اپج تھی۔ اس کے بعد میں نے اپنے طور پر لکھنا شروع کیا لیکن حتی الامکان باہر کی آلودگیوں سے دامن بچانے کے باوجود بھی میرے آٹھ ناول کلی طور پر میرے اپنے نہیں تھے۔ یا تو ان کے پلاٹ انگریزی سے لئے گئے ہیں یا ایک آدھ کردار باہر سے آئے ہیں۔ غالباً اپنے ناول 'زمین کے بادل' کے پہلے ایڈیشن میں میں نے ان آٹھ ناولوں کی تفصیل دی تھی۔ جی ہاں! ڈیڑھ سو سے زائد ناولوں میں سے صرف آٹھ ناول 'ملاوٹ' والے ہیں اور بقیہ سب میرے اپنے!"۔

اس کے بعد مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

اپنے والد سے متعلق کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ان کے مداح نا آشنا ہیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ ان کی زندگی کے تمام تر پہلو اب ان کے پرستاروں کے سامنے آ چکے ہیں۔ پھر بھی مجھے ایک بات یاد آ رہی ہے جو قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہے اور اس سے قبل اس بات کا ذکر کہیں نہیں ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ فریدی کی لنکن اور کیڈیلک کاروں اور عمران کی ٹو سیٹرز کار اور دیگر کاروں پر سیر حاصل تبصرہ کرنے والا مصنف خود کار چلانا نہیں جانتا تھا! ابن صفی صاحب نے ہمیشہ ذاتی کار رکھی مگر ڈرائیونگ نہ سیکھ سکے۔ اس کام کے لئے ہمیشہ ڈرائیور ہی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ان کے جگری دوست جان عالم خاں صاحب نے (اللہ ان کو طویل حیات دے) بہت کوشش کی کہ وہ گاڑی چلانا سیکھ جائیں مگر ناکام رہے۔ یہ وہ راز ہے جس سے پڑھنے والے پہلی بار اس انٹرویو کے ذریعے واقف ہوں گے۔